روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 25 جون 2009ء یکم رجب 1430 ہجری 25 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 141

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہوسکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اُس سے ہوسکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن واحسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دُنیا اُس کی ہستی کے آگے مُردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجُز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی............ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حقِ پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دِل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دِل میں بیٹھ جائے اور دِل اُسی پر توکّل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حُکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اُس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے ہیں اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ زنا سے بچنا کوئی بڑی بات نہیں اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا بڑا کام نہیں اور جھوٹی گواہی نہ دینا کوئی بڑا ہُنر نہیں۔ مگر ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کے لئے سچی محبت اور سچے جوش سے دُنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے اور جو شخص یہ عبادت بجالاتا ہے تب تو اُسکے اِس فعل پر خدا کی طرف سے بھی ایک فعل مترتب ہوتا ہے جس کا نام انعام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ دعا سکھلاتا ہے............ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ہے اور اپنی خاص عنایات سے مخصوص فرمایا ہے۔ حضرت احدیت میں یہ قاعدہ ہے کہ جب خدمت مقبول ہو جاتی ہے تو اُس پر ضرور کوئی انعام مترتب ہوتا ہے چنانچہ خوارق اور نشان جن کی دُوسرے لوگ نظیر پیش نہیں کر سکتے یہ بھی خدا تعالیٰ کے انعام ہیں جو خاص بندوں پر ہوتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 54)

باجماعت تہجد

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے آپ دن کو بچھا لیتے اور رات کو اس کا حجرہ بنا لیتے۔ آپ رمضان میں ایک رات اپنے حجرہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں نے رسول اللہﷺ کو دیکھ لیا اور آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے۔ کئی راتیں اسی طرح ہوا اس کے بعد آپ نے نماز نہیں پڑھائی اور فرمایا میں اس بات سے ڈر گیا کہ تم پر رات کی نماز فرض نہ ہو جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب اذا کان بین الامام حدیث نمبر 687 وباب صلوٰۃ الیل حدیث نمبر: 688`689)

اس کو ضرور پڑھ لیں

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے بارے میں ایک اہم اعلان میں فرماتے ہیں کہ

"میں اپنی عزیز قوم کے......اُن سب کو جو اِس کتاب (حقیقۃ الوحی۔ ناقل) کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر اُن کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اِس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔ اور مَیں پھر اُن کو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کر کے ایک دفعہ غور اور تدبّر سے اِس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ لیں۔ اور پھر مَیں تیسری دفعہ اُس غیّور خدا کی اُن کو قسم دیتا ہوں جو اُس شخص کو پکڑتا ہے جو اُس کی قسموں کی پروا نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے اور وہ اِس کو پڑھ سکتے ہوں۔۔۔ اوّل سے آخر تک ایک مرتبہ اِس کو ضرور پڑھ لیں"

(اعلان 15/ مارچ 1907ء از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 612)

مجلس مشاورت پاکستان منعقدہ 20 تا 22/ مارچ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ علمی اور روحانی معیار بلند کرنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ ضروری ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کو بالخصوص زیر مطالعہ رکھا جائے۔ امید ہے کہ تمام افراد جماعت 7 صفحات روزانہ کے حساب سے مطالعہ حقیقۃ الوحی جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 14-4550/3 معرفت مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

افتتاحی تقریب "سرائے مسرور"

گیسٹ ہاؤس لجنہ اماءاللہ پاکستان ربوہ

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماءاللہ پاکستان کو خوبصورت گیسٹ ہاؤس ''سرائے مسرور'' بنانے اور آراستہ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے یہ پانچ منازل پر مشتمل گیسٹ ہاؤس اسی جگہ تعمیر کیا گیا ہے جہاں اس سے پہلے بیرکس ہوتی تھیں جو ضرورت کے لحاظ سے ناکافی ہونے کے ساتھ ساتھ رہائش کے قابل نہیں تھیں۔ان بیرکس میں لجنہ اماءاللہ کے تحت ہونے والی تقریبات اور پروگرامز جن میں تربیتی کلاسز،کھیلیں اور علمی مقابلہ جات وغیرہ شامل ہیں،منعقد ہوا کرتے تھے اور ان میں حصہ لینے کے لئے پاکستان بھر سے آنے والی بچیاں اور خواتین ٹھہرتی تھیں۔

نو تعمیر شدہ سرائے مسرور کا افتتاح مورخہ 6 جون 2009ء کو اسی گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں بعد نماز مغرب وعشاء عمل میں آیا۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے سرائے مسرور کا افتتاح کیا۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔بعدہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا گیا۔محترمہ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان نے پردہ میں رہ کر رپورٹ پیش کی۔جس میں انہوں نے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا۔

انہوں نے کہا سرائے مسرور کا سنگ بنیاد 13 نومبر 2005ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے رکھا اور تعمیر کا کام جنوری 2007ء میں شروع ہوا۔اس عمارت کی تعمیر کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص شفقت اور مسلسل راہنمائی حاصل رہی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد تھا کہ مجھے ایسی عمارت چاہئے جس میں جلسہ سالانہ کے موقع پر 10 ہزار مہمان خواتین ٹھہر سکیں حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں یہ پہلا قدم ہے۔

انہوں نے رپورٹ میں بتایا کہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے حوالے سے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ اس کا نام سرائے مسرور رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔حضور انور نے اس درخواست کو ازراہ شفقت منظور فرمایا۔مجالس ہائے لجنہ اماءاللہ پاکستان نے اس کے لئے مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیا اور حیثیت سے بڑھ کر مالی قربانی کی۔لاہور اور کراچی کی لجنہ کا قدم اس میں سب سے آگے تھا۔بعض بہت چھوٹی اور غریب مجالس نے بھی کوشش کر کے اس کے لئے چندہ جمع کیا۔بعض مرد حضرات نے بھی اپنے بزرگوں اور اپنی ماؤں کی طرف سے اس مد میں حصہ لیا۔خداتعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔

انہوں نے بتایا حضور انور کی اجازت سے اس کا نقشہ آرکیٹیکٹ مکرم محمد طارق صاحب اور اس کے سٹرکچر کا نقشہ انجینئر محمد عارف صاحب لاہور نے تیار کیا اور اس کی تعمیر کی نگرانی کا مکمل کام مکرم کیپٹن ماجد احمد خان صاحب کے سپرد ہوا۔

محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ موقع صرف لجنہ اماء اللہ پاکستان کے لئے بابرکت نہیں بلکہ تمام جماعت کے لئے بابرکت اور خوشی کا موقع ہے کیونکہ آج ہم ایک بار پھر سیدنا حضرت مسیح موعود کے الہام وسع مکانک کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے وسع مکانک کی پیشگوئی جو تذکرہ میں پانچ مرتبہ بیان ہوئی ہے کی تفصیلات بیان فرمائیں۔انہوں نے بتایا اس الہام کے دو حصے ہیں پہلا یہ کہ جب وسعت پیدا ہوگی تو ضروریات کو بڑھانا ہوگا اور دوسرا یہ کہ یہ امر کے صیغہ میں الہام ہے ایک تو پیشگوئی ہے دوسرا اللہ کا حکم بھی ہے کہ ضروریات کے بڑھنے سے غافل نہ ہونا بلکہ اپنی مکانیت کو ہمیشہ بڑھاتے چلے جانا۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بڑھتی ہوئی ترقی اور عمارتیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور حضرت مسیح موعود کی دعائیں ہیں۔آخر پر انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جس مقصد کے لئے یہ بنائی گئی ہے اس کو احسن رنگ میں پورا فرمائے۔آمین

خطاب کے بعد محترم مہمان خصوصی نے تختی کی نقاب کشائی کی اور اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ بعدۂ جملہ مہمانان نے اس عمدہ طریق پر تعمیر کی گئی عمارت کے سب حصے بہت شوق سے دیکھے۔احباب کے بیٹھنے کا انتظام سبزہ زار میں میزیں اور کرسیاں بچھا کر کیا گیا تھا۔جہاں مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس ضمن میں لجنہ اماءاللہ کی ممبرات کے لئے بھی ایک خصوصی تقریب مورخہ 13 جون کو ساڑھے آٹھ بجے شام سرائے مسرور میں منعقد ہوئی۔جس میں پاکستان کے 28 اضلاع کی صدرات، ربوہ کے حلقہ جات کی صدرات، مجلس عاملہ ربوہ، بزرگان سلسلہ کی بیگمات اور دیگر معزز خواتین شامل تھیں۔اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود تھیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان نے عمارت کا تعارف پیش کیا۔نیز انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 12 جون کے حوالے سے کہا کہ اس عمارت کی تکمیل سے حضرت مسیح موعود کا الہام وسع مکانک ایک مرتبہ پھر پورا ہوا ہے۔انہوں نے کہا حضرت مصلح موعود نے لجنہ کا قیام فرما کر ہم عورتوں پر عظیم احسان کیا اور ہماری زندگیوں کو بامقصد بنا دیا۔

آخر میں محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ نے دعا کرائی۔تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔کھانے کے بعد جملہ مہمان خواتین نے سرائے مسرور کو اندر سے دیکھا اور خوشی ومسرت کا اظہار کیا۔

(رپورٹ: ایف شمس)

رپورٹ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ سپین

میڈرڈ (سپین) میں خلافت جوبلی جلسہ

مورخہ 9 دسمبر 2008ء کو جماعت میڈرڈ نے اپنا مقامی خلافت جوبلی جلسہ کا وسیع پیمانے پر انعقاد کیا۔اس جلسہ کے لئے کم وبیش پانچ سو دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔یہ دعوت نامے حکومتی اتھارٹیز، مختلف ممالک کے سفراء اور دانشوروں نیز زیر دعوت افراد کو دئے گئے۔اسی طرح سپین کے صدر جناب José Luis Zapatero کو بھی دعوت دی گئی تھی لیکن انہوں نے اپنی مصروفیت کی بناء پر تحریراً معذرت کی۔اس جلسہ کے لئے ایک وسیع ہال لیا گیا تھا۔جلسہ کی مناسبت سے ہال کو تصاویر سے سجایا گیا تھا۔پروگرام کے مطابق جلسہ ساڑھے سات بجے شام شروع ہوا۔اور دس بجے رات تک جاری رہا۔

جلسہ کے باقاعدہ آغاز سے پہلے،جس تنظیم سے ہال لیا گیا تھا اس کے صدر Sr. Pedro Fernando نے مختصراً جماعت کا تعارف کراتے ہوئے مکرم امیر صاحب کو باقاعدہ صدارت کرنے کی دعوت دی۔اس طرح جلسہ مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شمولیت کرنے پر شکریہ ادا کیا اور جماعت اور خلافت کا مختصراً تعارف کروایا جس میں آپ نے بتایا کہ (دین حق) کی امن پسند تعلیم کی علمبردار اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے اور جماعت احمدیہ کا نصب العین ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پیش کیا نیز بتایا کہ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی دین حق کی سچی اور پرامن تعلیم پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہے۔

مکرم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے Power Point کے ذریعہ خلافت اور خلفاء حضرت مسیح موعود کا تعارف اور اس کے ساتھ ساتھ خلفاءِ کرام کے دور میں مختلف ممالک میں بننے والی بیوت الذکر، ہسپتالوں، سکولوں وغیرہ کا تعارف کروایا۔یہ پروگرام بیس سے پچیس منٹ کا تھا۔

نظم کے بعد مکرم عبدالسلام Charles Stadman صاحب جو کہ برٹش احمدی ہیں اور سپین میں رہتے ہیں نے (دین حق) کی پرامن تعلیم پیش کی جس میں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور خطبات سے اقتباسات پیش کئے۔

اس پروگرام کے بعد سوال وجواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جو کہ رات دس بجے تک جاری رہا۔سوال وجواب کے ساتھ ساتھ بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی پیش کئے۔

پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔جلسہ کی کل حاضری ایک سو رہی۔جن میں 20 احمدی احباب اور 80 سپینش مہمان شامل تھے۔

مہمانوں میں وزارتِ مذہبی امور کے نمائندگان اور ارجنٹائن کے کونسلر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ارجنٹائن کے کونسلر صاحب کو سپینش ترجمہ قرآن مجید تحفۃً پیش کیا گیا۔

اس موقعہ پر ہال میں ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں سے لوگوں نے کچھ کتب بھی خریدیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 مئی 2009ء)

نادار مریضوں کی امداد

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو'' (البقرہ: 196)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

جناب ڈاکٹر منیر احمد خان سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ❁ ترجمہ مکرم محمد زکریا ورک صاحب

ڈاکٹر سلام کی سائنسی خدمات اور اعلیٰ کردار

آپ محبّ وطن، سادہ مزاج، محنتی اور انسانیت کے ہمدرد تھے

یہ تقریر ٹریسٹ میں نومبر 1997ء کی سلام یادگاری میٹنگ کے موقعہ پر کی گئی تھی۔ ڈاکٹر خان 1972-1991ء تک پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین رہے تھے۔ وی آنا میں IAEA کے بورڈ آف گورنرز کے بارہ سال تک ممبر رہے۔ ڈاکٹر سلام سے ان کی دوستی کالج کے زمانہ سے تھی۔ دونوں نے آئی سی ٹی پی کے قیام میں ان تھک کوشش کی تھی۔ اٹامک انرجی کے پرامن استعمال پر ہونے والی 1964ء اور 1971ء کی کانفرنسوں کے وہ سائنٹیفک سیکرٹری رہے تھے۔ متعدد بین الاقوامی کمیٹیوں کے ممبر رہے جن کا تعلق نیوکلیر پاور اور سائنس اور ٹیکنالوجی سے تھا۔ 21، اپریل 1999ء کو یہ شمع سخن گل ہوکر مجلس سائنس کو سونی کر گئی۔

میرے لئے یہ بات باعث افتخار ہے کہ مجھے ایک پاکستانی اور سلام کے دوست کی حیثیت سے آج دوپہر بلایا گیا ہے تاہم ڈاکٹر سلام کو خراج تحسین پیش کرسکیں۔ میں ذاتی طور پر آپ کا ممنون ہوں اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ سینٹر کا نام ان کی یاد کو زندہ رکھنے کیلئے تبدیل کردیا گیا ہے۔ اگرچہ سینٹر کا آئیڈیا سلام کا تھا مگر اس کا قائم ہونا اطالوی حکومت کی مخیّر مالی امداد اور آئی اے ای اے، یونیسکو فزکس کمیونٹی، اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے دوستوں کی مسلسل سپورٹ کے بغیر ممکن نہ تھا۔ یہ تمام لوگ ہمارے مخلص شکریہ کے حقدار ہیں۔

سلام کے ہم عصر کے طور پر ان سے میری ملاقات 1942ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ہوئی تھی۔ ان سے میرا ملنا چار سال قبل سینٹر ماڈل سکول میں ممکن ہوسکتا تھا۔ لیکن جب ان کا داخلے کیلئے انتخاب ہوگیا تو ہیڈ ماسٹر نے ان کے والد محترم کو مشورہ دیا کہ وہ بچے کو واپس جھنگ لے جائیں کیونکہ وہ سر پر رومی ٹوپی پہنے ہوئے تھا اور شاید دوسرے طالب علم اس کو نشانہ تضحیک بنائیں۔ یہ ایسا مشورہ تھا جس پر ہیڈ ماسٹر کو ساری زندگی تاسف رہا۔ میری ان کے ساتھ دوستی زندگی کے آخری لمحوں تک رہی۔ تعلیمی کامیابیوں کی بناء پر وہ لاہور آنے پر لیجنڈ بن چکے تھے۔ ہم دونوں نے 1945ء میں یونین الیکشن اکٹھے لڑا، لیکن وہ بطور پریذیڈنٹ جیت گئے اور میں سیکرٹری کا الیکشن ہار گیا۔ وہ نہ صرف ایک فطری لیڈر بلکہ ان میں ادبی اور سائنسی ٹیلنٹ دونوں پائے جاتے تھے۔ کالج کے میگزین کے وہ چیف ایڈیٹر بھی رہے۔

ایسے لگتا ہے کہ ان کا کیریئر کئی مواقع پر الٹے رخ پر چلنے والا تھا مگر شاید تقدیر ان کی راہ نمائی کر رہی تھی۔ انگلش اور ریاضی کے مضامین اول پوزیشن حاصل کرنے کی وجہ سے ان کا استاد چاہتا تھا کہ وہ انگلش کے معلم بن جائیں لیکن مجھے شک ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ریاضی کی تعلیم سے وہ شطرنج بہتر طریق سے کھیل سکیں گے۔ برطانوی راج کے اس دور میں ہر نوجوان کی یہی تمنا ہوتی تھی کہ وہ سول سرونٹ بن جائے۔ وہ قریب قریب انڈین ریلویز میں بھرتی ہوگئے مگر میڈیکل ٹیسٹ میں فیل ہوگئے کیونکہ انہوں نے چشمہ لگایا ہوا تھا۔ یوں وہ میری طرح انجینئر نہ بن سکے جس سے ریلوے کی لاج بھی رہ گئی کیونکہ وہ کوئی میکانیاتی عبقری نہیں تھے۔

ان کے والد چاہتے تھے کہ وہ انڈین سول سروس میں بھرتی ہوجائیں لیکن 1946ء میں ان کی عمر ایک سال کم تھی کہ مقابلے میں حصہ لے سکتے۔ کیمبرج یونیورسٹی میں بھی ان کا داخلہ ایک خوشگوار حادثہ تھا۔ ان کے والد جھنگ کے محکمہ تعلیم میں ہیڈ کلرک تھے اور اس قابل نہیں تھے کہ ان کو تعلیم کی غرض سے غیر ملک بھجوائیں لیکن سلام نے زمینداروں کیلئے مختص سکالر شپ جیت لیا۔ کیمبرج میں ان کا داخلہ آخری منٹ پر ہوا جب سینٹ جانز کالج میں پروفیسر ڈائراک کے ماتحت ایک آسامی خالی ہوگئی تھی۔ ستمبر 1946ء میں انہوں نے بمبئی سے کیمبرج کیلئے سفر کیا اور قریب تھا کہ ان کو نیوی سے بھگوڑا سمجھ کر گرفتار کرلیا جاتا اگرچہ اس سے پہلے انہوں نے سمندر بھی کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کے بحری جہاز میں 600 اطالوی جنگی قیدی بھی جو اپنے گھروں کو واپس جارہے تھے۔

جب وہ لیور پول بندرگاہ پر اترے تو سردی سے کانپ رہے تھے۔ سر ظفراللہ وہاں اس کے بچاؤ کیلئے غیب سے پہنچ گئے اور اپنا اوور کوٹ اس کو پہننے کیلئے دے دیا۔ اس زمانے میں کیمبرج میں سینٹرل ہیٹنگ نہیں ہوتی تھی اس لئے ہر موسم میں بھاری کپڑے پہنے رکھنے کی اس کو عادت پڑ گئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کیوں اس نے گرمیوں کے موسم میں بھی اوور کوٹ زیب تن کیا ہوتا تھا کیونکہ اس کو ہر وقت سردی لگتی رہتی تھی۔

جھنگ کا ایک لڑکا جس نے بجلی اس وقت تک نہیں دیکھی تھی جبکہ وہ بارہ سال سے اوپر کا نہیں ہوچکا تھا اس کیلئے کیمبرج میں خود کو نئی زندگی کے مطابق ڈھالنا کافی مشکل کام تھا۔ انہوں نے ایسا دن رات ریاضی کے مسائل کو حل کرنے میں کیا اور ٹرائی پوز کا امتحان بجائے تین سال کے دو سال میں ختم کرلیا۔ فریڈ ہوئیل نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ تجرباتی فزکس کیلئے کیونڈش لیبارٹری میں ایک سال کا عرصہ گزاریں۔ لیکن سلام میں لیبارٹری کے کام کیلئے صبر کا مادہ نہیں تھا کیونکہ ان کے ہاتھ ان کی امیجنیشن کی برق رفتاری کے برابر نہیں چل سکتے تھے۔ گریجوایشن کے بعد وہ کچھ عرصہ کیلئے پاکستان گئے اور اپنے کسانوں کے سکالرشپ کی مدت میعاد میں توسیع کرواکے واپس آگئے لیکن انہوں نے اس بات کی یقین دہانی کرالی کہ وہ دوبارہ کیونڈش میں قدم رنجہ نہیں ہوں گے۔

ان کے پی ایچ ڈی کرنے کے دوران ایک اور خوشگوار حادثہ رونما ہوا۔ جب ان کو چیلنج کیا گیا کہ سائنس کا ایک مسئلہ جس کو ڈائراک اور فین مین جیسے اعلیٰ ذہین افراد بھی حل نہیں کرسکے تھے اس کا حل ایک سال میں تلاش کرے تو انہوں نے میسان تھیوری کو ری نارمالائز کرنے کے مسئلہ کا حل چھ ماہ میں تلاش کرلیا۔ اس کے بعد وہ اس وقت کے عظیم سائنسدانوں جیسے ڈائراک Dirac، بیتھے Bethe اور آپن ہائیمر Oppenheimer کی نظروں میں آگئے۔ ایک عالمی شہرت والے سائنسدان کے طور پر ان کی پاکستان واپسی پر گورنمنٹ کالج کے ریاضی کے شعبہ کا ان کو صدر بنا دیا گیا اور اسکے ساتھ فٹ بال کلب کا صدر بھی۔ جلد ہی ان کو پتہ چل گیا کہ دونوں کام آپس میں میل نہیں کھاتے اور ان کیلئے مشکل کا سامان پیدا ہوگیا۔ انہوں نے خود کو مین سٹریم فزکس سے منقطع محسوس کیا اور اس علمی تنہائی کی فضا میں ان کیلئے سانس لینا مشکل ہوگیا۔ اگرچہ ان کو پاکستان سے پیار تھا مگر وہ وہاں فزکس کی زندگی نہیں گزار سکتے تھے۔ ان کے اندر برپا ہونیوالی اس کشمکش نے ان کی روح پر زبردست اثر مرتسم کیا۔ زندگی میں بعد کے ایام میں وہ خود ان تھرڈ ورلڈ کے سائنسدانوں کی تنہائی کا احساس کرسکتے تھے جس کی وجہ سے کئی عبقری سائنسدان اس لئے پھل پھول نہیں سکتے کیونکہ وہ دنیا کے ریسرچ سینٹرز کیساتھ میل ملاپ نہیں کرسکتے۔ 1953ء میں ہونیوالے فرقہ وارانہ فسادات نے ان کو اور بھی پریشان کردیا جب اس کی چھوٹی سی کمیونٹی کو نشانہ ستم بنایا گیا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر انہوں نے خود کو مجبور محسوس کیا کہ کیمبرج سے ملنے والی لیکچرار کی پیش کش کو قبول کرلیں۔ اگرچہ انہوں نے 1954ء میں پاکستان کو ہمیشہ کیلئے الوداع کہہ دیا مگر ان کا دل پاکستان میں ہمیشہ اٹکا رہا۔

سلام کا ریاضی سے عشق

1951-58ء کے عرصہ کے دوران جب میں امریکہ میں تھا تو ہمارے درمیان تعلق منقطع رہا۔ لیکن جب 1958ء میں میں نے انٹرنیشنل اٹامک انرجی میں شمولیت کرلی تو ہمارے درمیان تعلق دوبارہ قائم ہوگیا۔ ہمیں جلد ہی احساس ہوگیا کہ ہمارے درمیان بہت سی چیزیں مشترک تھیں لیکن ان کے برعکس میرا پہلا پیار ریاضی یا فزکس سے نہیں تھا۔ ان کے نزدیک نیوکلیر فشن اور نیوکلیر پاور دقیانوسی ہوچکے تھے کیونکہ یہ پہلے ہی دریافت ہوچکے تھے۔ تاہم پاکستان اور تھرڈ ورلڈ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی ہمارے درمیان قدر مشترک تھی۔ اس کے علاوہ وہ پنجابی میں باتیں کرنے کیلئے ترستے تھے تاکہ کسی کے ساتھ اپنی امیدوں، ناامیدیوں اور مایوسیوں کو بیان کرسکیں کہ کس طرح ان کو اپنے وطن میں اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا اور وہ لوگ جن کو وہ پیار کرتے تھے وہ ان کو حقارت سے جھٹک دیتے تھے۔

1960ء میں وہ ایک روز وی آنا میں میرے دفتر میں آئے اور اس بات پر شدید غم کا اظہار کیا کہ ایجنسی ترقی پذیر ممالک کیلئے کافی کچھ نہیں کر رہی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایجنسی کے زیر نگرانی ایک تھیوریٹیکل فزکس قائم کرنے کا ان کے پاس آئیڈیا ہے جس پر خرچ بہت کم آئیگا یعنی محض پنسل اور پیپر لیکن یہ سینٹر مشرق اور مغرب کے درمیان میٹنگ پوائنٹ بن سکے گا اور طبیعات دانوں کی تنہائی کا بھی سدباب بن سکے گا۔ وہ ایجنسی میں کسی سے ملنا چاہتے تھے جو ان کے آئیڈیا کو آگے دھکیل سکے۔ میں نے پروفیسر سلگمان Sligman کو فون کیا جو ایجنسی کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا صدر تھا۔ اس نے مجھے پوچھا پروفیسر سلام کون ہے؟ جب میں نے اس کو بتلایا کہ پروفیسر سلام رائیل سوسائٹی کا سب سے کم عمر میں بننے والا فیلو اور امپیریئل کالج میں پروفیسر ہے تو اس کا رویہ بدل گیا۔ پھر سلام اور سلگمان اچھے دوست بن گئے مگر بیچارہ سلگمان اگلے تیس سال تک زندہ نہ رہا کہ اپنی فاش غلطی کو دیکھ سکتا۔ سلام نے آئی سی ٹی پی کے قیام کیلئے آئی اے ای اے کی جنرل کانفرنس کے سامنے تجویز پیش کی مگر سب سے زیادہ مزاحمت ترقی یافتہ ممالک سے ہوئی۔ ایجنسی کی سائنٹیفک ایڈوائزری کمیٹی نے جن میں ایزوڈور ربائی Rabi جیسے نوبیل انعام یافتہ بھی شامل تھے اس تجویز کی مخالفت کی۔ انہوں نے اپنی حمایت میں دنیا کے ممتاز نظری طبیعات دانوں کی حمایت حاصل کرلی۔ ڈاکٹر ایک لنڈ Eklund جو ایجنسی کا ڈائریکٹر جنرل تھا اس نے بھی سلام کی حمایت کی۔ آخرکار بورڈ آف گورنرز اور جنرل کانفرنس نے سائنٹیفک ایڈوائزری کمیٹی کے فیصلے کو مسترد کردیا۔ اس طور سے آئی سی ٹی پی کی داغ بیل رکھی گئی تھی۔

دلچسپ واقعہ

مجھے وہ دن آج تک یاد ہے جب وہ وی آنا سینٹر کے قیام کیلئے بورڈ آف گورنرز کے سامنے پیش ہوئے تھے۔ وہ ائرپورٹ پر اترے، ان کے جسم پر اوور کوٹ اور کینولیس ہیٹ تھا جو کہ نہ صرف رنگ میں پھیکا پڑ چکا تھا بلکہ اس میں سلوٹیں پڑی ہوئیں تھیں۔ میں ان کو ایسی ہیئت میں دیکھ کر بھونچکا رہ گیا۔ میں نے ان کو منوا لیا کہ اوور کوٹ اور ہیٹ اتار دیں جو میں نے کار کے ٹرنک (ڈگی) میں رکھ دئے۔ ائرپورٹ اور برسٹل ہوٹل میں سفر کے دوران میں نے اس کا ہیٹ غائب کردیا۔ جب ہم ہوٹل میں پہنچے تو انہوں نے ہیٹ تلاش کرنا شروع کردیا۔ میں نے بھی اس کے ساتھ بظاہر تلاش

شروع کردی مگر ساتھ ہی ان کو یاددہانی کرائی کہ انہوں نے بورڈ کی میٹنگ میں جانا ہے اسلئے ہیٹ کو بعد میں بھی تلاش کیا جاسکتا ہے۔ میری بات کی منطق ان کے پلے پڑگئی۔ بورڈ کے سامنے ان کی تقریر بہت ہی فصیح وبلیغ تھی۔ بحث کے آخر پر پرنسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر سمتھ Smith نے جو امریکہ کا گورنر تھا کہا: "ایجنسی کے بہت سارے ارکان ممالک آئی سی ٹی پی کو سپورٹ کرتے ہیں، پروفیسر سلام بھی اور وہ بہت سارے ممالک کے برابر ہے"۔ کمرے میں ہنسی کی لہر دوڑ گئی۔ سینٹر کی منظوری 1964ء میں دے دی گئی۔

سلام راسخ العقیدہ انسان تھے جو سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں دیکھتے تھے۔ ان کے نزدیک علم کی تحصیل عبادت کی ایک قسم تھی اور خدا نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ علم حاصل کریں، اور رموز کائنات سے آگاہ ہوں۔ تمام کائنات میں ہی صرف ایک قوت کارفرما ہے جو اس کو سنبھالے ہوئے ہے اور تمام دیگر قوتیں اسی منبع سے جاری ہوتی ہیں۔ یہ خیال ان کے عقیدہ کے پیچھے کارفرما تھا جس کے ذریعہ وہ فطرت کی چاروں قوتوں میں اتحاد ثابت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کا یقین تھا کہ سائنس کو محض سائنس کی خاطر ہی فروغ نہیں دینا چاہئے۔ اس کو انسان کی خدمت میں بروئے کار لایا جانا چاہئے جو کہ خدا کی سب سے اعلیٰ تخلیق کی آئینہ دار ہے۔ وہ سائنسی علم کو انسان کی ترقی کیلئے استعمال کرنا چاہتے تھے اور تھرڈ ورلڈ کی اکنامک اور سوشل ڈیویلپمنٹ کیلئے یہ چیز اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ انہوں نے آئی سی ٹی پی کا سکوپ نظریاتی طبیعات سے بڑھا کر کمپیوٹرز، الیکٹرانکس، کیمسٹری، انرجی، انوائرمنٹ، بائیوٹیکنالوجی تک پھیلا دیا۔ آج ٹریسٹ بڑی تیزی سے سائنس سٹی بن رہا ہے جہاں آئی سی ٹی پی کے اردگرد متعدد انسٹی ٹیوٹ قائم ہوچکے ہیں۔

سلام نہ صرف سائنس کا خادم بلکہ تھرڈ ورلڈ کا بھی خادم تھا۔ اس نے ترقی پذیر ممالک پر یہ حقیقت منکشف کی کہ سائنس ان کی ترقی اور ان کی موت وحیات میں کیا فیصلہ کن کردار ادا کرسکتی ہے۔ اس نے دنیا کے متعدد ممالک کے صدروں، سربراہوں اور پالیسی میکرز کو اکسایا کہ وہ سائنسی ادارے قائم کریں۔ مگر اس کا سب سے بڑا اورثہ وہ برین پاور ہے جو اس نے ڈیویلپ کی تھی۔ تیسری دنیا کے ہزاروں سائنسدان آئی سی ٹی پی میں آچکے ہیں تاکہ اس کے ویژن سے انسپائر ہوسکیں اور پھر اپنے ممالک کو واپس جاکر اسی شوق وذوق اور جوش وخروش سے اپنے اپنے ممالک میں علم کی شمع کو فروزاں کریں۔ سی پی سنوء C.P. Snow نے کہا تھا: "**ہنرمند غریب افراد کیلئے اور تیسری دنیا کے غیر مراعات یافتہ لوگوں کیلئے کسی نے اتنا کچھ کیا نہیں ہے جتنا کہ سلام نے**"۔ کولڈ وار کے مشکل ترین سالوں میں اس نے مغرب اور مشرق کے طبیعات دانوں کو ایک جگہ اکھٹا کیا اور سائنس کا ایسا پل تعمیر کیا جس نے دنیا کو کماحقہ فائدہ پہنچایا ہے۔

اگرچہ سلام پاکستان سے باہر رہتے تھے مگر انہوں نے پاکستان کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ڈیویلپمنٹ میں صدر پاکستان کا سائنسی مشیر اعلیٰ اور پاکستان اٹامک انرجی کا 14 سال تک ممبر رہ کر بیش قیمت خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے ہمارے اٹامک انرجی پروگرام کی روز اول سے راہ نمائی کی اور پہلے نیوکلیر ری ایکٹر کے قیام میں مدد کی نیز کراچی میں نیوکلیر پاور پلانٹ کے حصول میں بھی مدد کی۔ انہوں نے حکومت پاکستان کو تجویز دی کہ سائنسدانوں کی تربیت غیر ممالک میں کی جائے جن میں سے کئی ایک اس وقت یہاں اس اجلاس میں موجود ہیں اور پاکستان میں سائنس کے لیڈرز ہیں۔ انہوں نے ہی ہمارا سپیس ریسرچ پروگرام شروع کیا تھا۔ انہوں نے پاکستان میں سیم وتھور کے مسئلہ کے حل کیلئے غیر ممالک سے امداد طلب کی تھی۔ انہوں نے ہمیں نتھیا گلی سمر سکول Physics & Contemporary Needs پر شروع کرنے کا آئیڈیا دیا جو پچھلے 25 سال سے منعقد ہورہا ہے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ پاکستان میں سینٹر فار فزکس قائم کیا جائے جو آئی سی ٹی پی کے قریبی تعاون کے ساتھ کام کرے۔ مجھے امید ہے کہ ہم ان کے خواب کو حقیقت کا روپ دے سکیں گے۔ ہمارے لئے سلام انسپریشن کا منبع اور دنیائے سائنس کی طرف کھلنے والے روشندان تھے جو ان کی رحلت کے بعد ہم پر بند ہو گیا ہے۔

مجھے یہ اعزاز حاصل رہا ہے کہ میں نے پندرہ سال تک ان کی پاکستان میں میزبانی کی تھی جب وہ ہمارے ملک کے صدروں، وزیر اعظموں سے ملنے آتے تھے جہاں وہ سائنس کے فروغ کیلئے وکالت کیا کرتے تھے۔ ان کی آخری خواہش یہ تھی کہ ریٹائرمنٹ کی زندگی پاکستان میں گزاریں تاکہ یونیورسٹیوں میں نوجوان سائنسدانوں کی نئی نسل کی پرورش کرسکیں۔ وہ زندگی کے آخری سانس تک سچے پاکستانی رہے۔ جب وہ سٹاک ہالم میں نوبیل انعام لینے گئے تو روایتی لباس یعنی زری کھسے اور دیہاتی پگڑی میں ملبوس تھے۔ اتفاق سے وہ پگڑی باندھنا بھول چکے تھے۔ نوبیل تقریب کے موقعہ پر انہوں نے سر پر جو پگڑی پہنی ہوئی تھی وہ ہمارے پاکستانی سفیر کے خانسامے کا آرٹ ورک تھا۔ لیکن جو بات وہ لوگوں کو بتانا چاہتے تھے وہ یہ تھی کہ وہ اپنی نسلی وثقافتی جڑوں کو بھولے نہیں تھے اور یہ کہ وہ ایک ترقی پذیر ملک کے پسماندہ شہر سے وابستہ اپنی دیہاتی بیک گراؤنڈ پر فخر محسوس کرتے تھے۔

زندگی کی آخری ریسرچ

سلام کے ساتھ میری آخری تفصیلی ملاقات ٹریسٹ میں 1992ء میں ہوئی تھی۔ ان کی صحت تیزی سے گر رہی تھی۔ مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی حویلی میں اوپر جانے کیلئے بغیر کسی سہارے کے سیڑھیاں چڑھنے پر اصرار کیا۔ اگلے روز انہوں نے میرے لئے ناشتہ تیار کیا جو ہم دونوں نے کچن میں کھایا اور مستقبل کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ ریاضی اور فزکس کے اصولوں کو بائیولوجی پر لاگو کرنے کی کوشش میں ہیں تاکہ کائنات کے آغاز کے بارے میں مزید تفہیم پیدا کی جاسکے۔ انہوں نے چار ایلی منٹری انٹرایکشنز میں سے دو کا جو اتحاد ثابت کیا تھا وہ اس پر مطمئن نہیں تھے۔ مجھے قوی امید ہے کہ اگر زندگی نے کچھ اور دیر مہلت دی ہوتی تو وہ زندگی کے آغاز کے بارے میں ہمارے علم میں مزید اضافہ کرسکتے۔

ان کا آخری دیدار میں نے ان کی وفات سے تین ماہ قبل آکسفورڈ میں کیا تھا۔ میں نے ان کے گوش گزار کیا کہ کس طرح ہم نے پاکستان میں اس کی 70ویں سالگرہ جنوری 1996ء میں منائی تھی اور خراج تحسین جو پورے پاکستان میں ان کو ادا کیا گیا تھا۔ وہ میری باتیں غور سے سنتے رہے مگر جواب دینے سے محروم تھے۔ وہ مجھے ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہے گویا وہ اس قسم کی تعریف سے بالاتر ہوچکا تھا۔ جب میں رخصت لے رہا تھا تو انہوں نے میرا ہاتھ اپنے ناتواں ہاتھ سے دبایا اور مجھے کہا کہ ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کردوں جنہوں نے ان کے بارے میں اچھی باتیں کہی تھیں۔

مجھ سے اکثر لوگ دریافت کرتے ہیں: کیا پاکستان ایک اور سلام پیدا کرسکے گا؟ مجھے معلوم نہیں کہ آیا ایسا ہوسکے گا یا نہیں مگر ایک بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ دنیا بھر کے ہزاروں ایسے نوجوان سائنسدان جنہوں نے ٹریسٹ کو وزٹ کیا اور انہوں نے ان کو اپنی نصائح سے انسپائر کیا، ان میں سے کئی ایک ایسے ہوں گے جو اس کے طے کردہ راستہ پر قدم رنجہ ہوں گے۔ میرا یقین ہے کہ اگلی صدی میں کچھ نوبیل انعام یافتہ تیسری دنیا سے ایسے ہوں گے جو سلام کے چیلے ہوں گے۔ سلام پیچیدہ انسان تھے جس میں کئی شخصیتیں ایک ذات میں مدغم ہوچکی تھیں۔ ان کی گوناگوں دلچسپیاں، مشغلے اور جنون تھے۔ وہ ایک معمار اور ژرف نگاہ انسان تھے۔ انہوں نے اپنی ہی دنیا بسائی جو سائنس کے شہروں، اور علم کے بلند قلعوں سے بھری ہوئی تھی جہاں پیروکار ہر سال کے بعد اگلے سال رموز فطرت کو دریافت کرنے آتے ہیں۔ عبد السلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس اس نئی دنیا کا محض ایک مظہر ہے جو سلام نے بسائی تھی۔

(Tribute to Abdus Salam, edited by A. Hamende, ICTP, Italy 1999pp 101-107)

(بقیہ از صفحہ 5)

مصافحہ کرتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں میں کوئی نوکدار انگوٹھی وغیرہ نہ پہنی ہو کہ فرط محبت میں کسی کا ہاتھ ہی زخمی ہو جائے اور ملاقات محبت بڑھانے کی بجائے ایذاءرسانی کا باعث ہو اس کے علاوہ بزرگوں کی ملاقات میں ان کا ادب واحترام اور معمورالاوقات لوگوں کی ملاقات میں ان کا زیادہ ٹائم لینا اور وقت کا ضیاع بھی آداب ملاقات کے خلاف ہے۔

پھر بغیر مدعو کئے دعوتوں یا کسی شادی وغیرہ میں شرکت کرنا بھی آداب ملاقات کے سراسر خلاف ہے اکثر صرف ایک عورت یا فرد کو مدعو کیا جاتا ہے مگر اکثر عورتیں اپنے ساتھ تین چار بچوں یا دیگر اہل خانہ کو ساتھ لے جاتی ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا ان کے لئے تو یہ معمولی بات ہے مگر بن بلائے جانے سے بے چارے میزبان پر جو اضافی بوجھ پڑتا ہے اس کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے ویسے بھی بن بلائے دعوتوں میں جانا ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے اور آنحضرتؐ نے بن بلائے دعوتوں میں شرکت کرنے سے انتہائی سختی سے منع فرمایا ہے۔

بعض اوقات خلیفۂ وقت یا بزرگوں کی ملاقات کے لئے عورتیں اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جاتی ہیں تو بچے ان کے سامنے کسی بدتمیزی کا مظاہرہ کریں تو بجائے اس کے کہ ہم بزرگوں کے سامنے بچوں کو بدتمیزی پر ڈانٹ ڈپٹ کریں ہمیں چاہئے کہ بچوں کی پہلے ہی سے اعلیٰ تربیت کریں۔

خدا رسیدہ اور صالح لوگوں کی ملاقات کے لئے جانا اور نیک مجالس میں ملاقات اور میل جول رکھنا بھی سنت رسولؐ ہے قرآن کریم میں بھی آتا ہے اے مومنو تم راستباز لوگوں کی صحبت میں رہا کرو تاکہ تعلق باللہ حاصل ہو۔

آداب ملاقات کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جب بھی دو فریق آپس میں ملاقات کریں تو اگر کسی کی کوئی راز داری والی خفیہ گفتگو ہو تو فریقین کا فرض ہے کہ ایسی رازدارانہ باتوں کو افشاء نہ کریں بلکہ پردہ پوشی سے کام لیں کیونکہ کسی کا راز مجالس سے باہر افشاء کرنا امانت میں خیانت ہے کیونکہ مجالس بھی امانت ہوتی ہیں۔

بلاضرورت ملاقات کرنا بھی آداب ملاقات کے خلاف ہے کسی اہم کام یا پھر صحبت صالحین کے حصول کے لئے ملاقات کرنی چاہئے ورنہ مثل مشہور ہے ''قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا'' بلا مقصد کسی کے ہاں جانے سے قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

بار بار Bell کرنا اور دروازوں کی درزوں میں سے جھانکنا بھی نہ صرف آداب ملاقات کے خلاف ہے بلکہ انتہائی معیوب فعل ہے۔

باہمی میل جول کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے ساتھ کبھی کبھی تحائف وغیرہ بھی لے کر جائیں اور قرآن کریم میں بھی آتا ہے کہ اگر تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر واپس لوٹایا کرو اس سے آپس میں محبت کا جذبہ فروغ پاتا ہے اور ایک دوسرے کے لئے دعاؤں کی تحریک بھی پیدا ہوتی ہے۔ الغرض میل جول اور باہمی ملاقات اگر قرآن و احادیثؐ کی تعلیمات کو پیش نظر رکھ کر کی جائے تو آپس میں تعلقات بھی بڑھیں گے ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کے اعلیٰ جذبات بھی پیدا ہوں گے اور تمام احکامات پر عمل پیرا ہو کر میل جول سے ایک بڑا ہی پُر سکون معاشرہ اور خوشیوں سے معمور ماحول میسر آئے گا اس کے علاوہ بشاشت قلبی سے تمام آداب ملاقات پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوگی اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام احکام ملاقات پر چلنے کی مقبول توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ز۔رخ

باہمی میل جول اور ملاقات کے آداب

میل جول اور آداب ملاقات سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے جہاں زندگی کے ہر پہلو میں ہمارے لئے خوبصورت تعلیم پیش فرمائی۔ وہاں آداب ملاقات اور میل جول کے لئے بھی ایسے آداب سکھائے جن پر چل کر ہم نہ صرف اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ قرآن واحادیثؐ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضاء بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے نہ صرف ہمارے لئے میل جول اور آداب ملاقات کی راہیں متعین کیں بلکہ خود بھی ان تمام راہوں پر چل کر اس قدر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا کہ خود قرآن کریم نے آپ کے اخلاق فاضلہ کی اس طرح گواہی دی کہ ''اے محمد آپ اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر فائز ہیں۔'' (سورۃ القلم آیت:5)

چند ضروری آداب

میل جول کے لئے جہاں قرآن کریم اور احادیثؐ میں بہت سے قواعد وضوابط ہیں وہاں سب سے پہلا اور اہم حکم سلام کہہ کر ملاقات کی ابتداء کرنا ہے یعنی سلامتی کا تحفہ پیش کرنا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں کوئی تحفہ پیش کرے تو اے مومنو اس سے بہتر تحفہ واپس لوٹایا کرو یعنی سلامتی کے تحفہ کے بدلہ میں سلامتی کے ساتھ رحمتوں اور برکتوں کا بہترین تحفہ واپس لوٹایا کرو۔

گھر والوں سے اجازت طلب کرنے کے بعد گھروں میں داخل ہونے کا حکم ہے قرآن کریم جو کہ مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس بارہ میں ہماری واضح راہنمائی فرماتا ہے قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے ''اے مومنو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں ہرگز داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں سے اجازت طلب نہ کر لو اور گھروں میں داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کیا کرو یہ طریق تمہارے لئے اچھا ہوگا تا کہ تم نصیحت حاصل کرو''۔ (سورۃ النور آیت نمبر:28)

آنحضرت ﷺ جب خود کسی سے ملنے جاتے تو قرآنی تعلیم کے مطابق پہلے گھر والوں سے اجازت طلب فرماتے اور اگر کوئی ملاقات کے لئے آنے والا اس کے خلاف عمل کرتا تو اس کو واپس جانے کا حکم دیتے کہ جاؤ پہلے اجازت طلب کرو اور پھر سلام کہہ کر اندر آؤ''۔ (ابوداؤد کتاب الادب)

حضرت عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی والدہ سے بھی اجازت طلب کیا کروں آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ سے بھی اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہئے اور بغیر اجازت خواہ اپنی ماں کا ہی گھر ہو اندر داخل نہیں ہونا چاہئے۔

ذرا اندازہ کریں کہ گھروں میں داخل ہوتے وقت اجازت طلب کرنے کی اس قدر تاکید ہے کہ ایک صحابی جو کہ تنہا صرف اپنی والدہ کے ہمراہ رہائش پذیر تھے اگر ان کو حدیث نبویؐ کے مطابق اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کا واضح حکم ہے تو جہاں بعض گھروں میں بہت سے افراد خانہ ایک خاندان کی حیثیت سے رہائش پذیر ہوں ان کو گھروں میں داخل ہوتے وقت اجازت طلب کرنے کی کس قدر ضرورت ہے کاش ہم اس تعلیم کے مطابق میل جول اور ملاقات کی راہیں متعین کریں اور اس خوبصورت تعلیم پر عمل بھی کریں۔

آداب ملاقات میں خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''اور اے انسان نخوت سے لوگوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا'' (یعنی عاجزانہ راہوں پر چلتے ہوئے لوگوں سے ملو)۔

(سورہ لقمان آیت نمبر 19)

خوش خلقی سے ملاقات کرنا بہت بڑی نیکی اور حصول جنت کا ذریعہ بھی ہے حدیث نبویؐ ہے کہ میں اس کی شخص کے لئے جنت کی بلندی کا ذمہ لیتا ہوں یعنی جنت کی بلندی میں ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں جو اپنے خلق کو خوش نما بنائے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق)

پھر حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ مومن خوش خلقی سے روزہ دار قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔''

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق)

اگر گھر والے کہیں گھر سے باہر گئے ہوں تو پھر گھروں میں داخل ہونا آداب ملاقات کے سراسر خلاف ہے گھر والوں کی غیر موجودگی میں گھروں میں داخل ہونا معیوب ہی نہیں بلکہ قرآن واحادیث کے بھی خلاف ہے اس بارہ میں قرآن کریم ہماری اس طرح راہنمائی کرتا ہے اگر تم گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں ہرگز داخل نہ ہو جب تک کہ گھر والوں کی طرف سے اجازت نہ مل گئی ہو۔

(سورۃ النور آیت نمبر 29)

آنحضرت ﷺ کی یہ بھی عادت تھی کہ جب بھی لوگوں سے یا اپنے صحابہ کرامؓ سے ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تو پہلے اجازت طلب فرماتے پھر بلند آواز سے السلام علیکم کہتے اور اگر گھر میں کوئی بھی موجود نہ ہوتا تو فوراً واپس لوٹ آتے اور دوسروں کو بھی یہی تعلیم دیا کرتے تھے۔

بعض اوقات جب ہم کسی کے گھر ملاقات کے لئے جاتے ہیں اور گھر والے کسی بغیر وجہ سے ملاقات کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوں تو ہمیں بغیر شکوہ شکایت کئے واپس لوٹ آنے کا حکم ہے اس بارہ میں بھی قرآن کریم کا واضح حکم ہے اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو تم فوراً واپس چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔''

(سورۃ النور آیت:29)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جلسہ سالانہ 20 دسمبر 1965ء کو مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کا بھی یہ حکم ہے کہ اپنے اوقات کی حفاظت کرو اور انہیں نیک کاموں میں خرچ کرو ہم اس وقت بعض نیکیاں بجالانے میں مصروف ہیں اور اگر ہم نے یہ وقت ملاقات میں خرچ کر دیا تو وہ نیکیاں ضائع ہو جائیں گی اور ہمارے اوقات نیکیوں سے معمور نہیں رہیں گے اس لئے تمہارے لئے بہتر ہوگا کہ تم بغیر کوئی شکوہ شکایت اپنے دلوں میں پیدا کئے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ ھو ازکیٰ لکم میں اس حکم کی وجہ اور نتیجہ بھی بتا دیا کہ ہم تمہیں یہ حکم اس لئے دے رہے ہیں کہ اپنے اوقات کو ضائع نہ کرو اور اسے تم اس وقت تک بجا لا نہیں سکتے جب تک اس حکم پر عمل نہ کرو پس اگر تم خدا کی نگاہ میں مومنات صالحات میں شامل ہونا چاہتی ہو تو تمہارے اوپر دو فرائض عائد ہوتے ہیں۔

1۔ اگر تمہارے گھر میں کوئی بہن تمہاری ملاقات کی غرض سے آئے اور تم اس وقت کسی نیکی کا کام کرنے میں مصروف ہو تو بغیر کسی شرم کے اسے کہہ دو کہ اس وقت ہم تم سے نہیں مل سکتیں اگر تم اس بہن سے شرم کھاتی ہو مگر خدا تعالیٰ سے شرم نہیں کھاتیں تو خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گی؟ اس نے تو تمہیں یہ اجازت دی تھی کہ اگر تم فارغ نہیں ہو تو ملنے والیوں کو واپس کر دو تا کہ تمہارے اوقات کی حفاظت ہو تم نے اس اجازت سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا؟

2۔ پھر دوسرا حکم اس آیت میں یہ ہے کہ اگر ملاقات کے لئے آنے والوں کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی تو وہ بغیر کسی ملال اور شکوہ شکایت کئے واپس لوٹ جائیں اس بارہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہر دو فریق کے لئے ہے۔ یعنی ملاقات کے لئے آنے والی اور ایک وہ جس کی ملاقات کے لئے وہ آئی ہے دونوں کے لئے ہی یہ حکم تزکیہ نفس کا موجب ہے اگر کوئی عورت اجازت نہ ملنے کی وجہ سے واپس آ جاتی ہے تو اس میں ملال کی کوئی بھی بات نہیں اسے اپنے دل میں کوئی کدورت پیدا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا وقت بچ جائے گا اور اس کا ثواب بھی مل جائے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی پوری بشاشت سے تعمیل کی۔'' (المصابیح صفحہ نمبر 7 تا 8)

پھر ہمارے ہاں عام طور پر وقت کی پابندی نہیں کی جاتی اور اکثر لوگ بغیر اطلاع کئے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے ہیں نہ دن دیکھا نہ رات نہ گرمی نہ سردی کی شدت دیکھی بلکہ جب جی چاہا ملاقات کا ٹائم از خود مقرر کر لیتے ہیں اور بغیر اطلاع دیئے جانے سے محبت کی بجائے میل جول اور ملاقات میں مہمان وبال جان والی کہاوت صادق آتی ہے۔

اوقات ممنوعہ

پھر مقررہ اوقات کے علاوہ میل جول کے لئے گھروں میں جانا نہ صرف معیوب ہے بلکہ قرآنی تعلیم کے بھی سراسر خلاف ہے قرآن کریم اس بارہ میں بھی ہماری مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ان اوقات ممنوعہ کا تذکرہ بھی ملتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم میں سے جو تمہارے زیر نگیں ہیں اور وہ جو ابھی تم میں سے بالغ نہیں ہوئے چاہئے کہ وہ ان تین اوقات میں تمہاری خواب گاہوں میں داخل نہ ہوا کریں بلکہ داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کیا کریں۔ 1۔ صبح کی نماز سے قبل۔ 2۔ ایک اس وقت جبکہ تم قیلولہ کے وقت زائد کپڑے اتار کر آرام کرتے ہو۔ 3۔ عشاء کی نماز کے بعد یہ تین تمہارے پردہ کے اوقات ہیں''۔

(سورۃ النور آیت نمبر:59)

یعنی ان اوقات ممنوعہ میں گھروں میں ملاقات کے لئے جانا نہ صرف قرآنی تعلیم کے ہی خلاف ہے بلکہ گھروں کی Privacy کو بھی شدید متاثر کرتا ہے۔

مصافحہ ومعانقہ

ملاقات کے وقت مصافحہ اور محبت سے معانقہ کرنا بھی سنت نبویؐ سے ثابت ہے آنحضرتؐ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کسی سے ملاقات کے وقت اپنا دست مبارک ملاتے تو جب تک ملاقات کرنے والا خود اپنا ہاتھ نہ چھوڑتا آپؐ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے بلکہ بعض اوقات معانقہ بھی فرماتے۔''

(ابن ماجہ کتاب الادب)

پھر آداب ملاقات میں مصافحہ اور معانقہ جہاں آپس کے میل جول میں محبت کو بڑھاتا ہے وہاں بعض خاص امور کو پیش نظر رکھنا بھی از حد ضروری ہے۔

1۔ بعض لوگوں کو اگر کوئی متعدی بیماری ہو اور وہ کسی کے گھر ملاقات کے لئے جائیں تو بجائے اس کے دوسرا فریق برا محسوس کرے از خود ہی مصافحہ معانقہ سے اجتناب کریں تا کہ بیماری کے جراثیم ایک دوسرے میں منتقل ہو کر بیماریاں پھیلنے کا باعث نہ ہو۔

2۔ مصافحہ کرتے وقت یہ بھی خیال رکھنا از بس ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ صاف ستھرے ہوں پسینہ سے شرابور نہ ہوں اور مصافحہ ومعانقہ کرتے وقت جسم اور ہاتھوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اس کے علاوہ

(باقی صفحہ 4 پر)

مکرم محمد یوسف شاہد صاحب مربی سلسلہ

میرے والد محترم محمد یعقوب صاحب

آج میں جس بزرگ کی وفات کا ذکر کرنے چلا ہوں وہ میرے والد بزرگوار مکرم محمد یعقوب صاحب ہیں مورخہ 14 دسمبر 2008ء کو رحلت فرما گئے۔آپ ضلع شیخوپورہ کے ایک دور دراز گاؤں جے سنگھ والا میں اپنے ننھیال کے ہاں پلے بڑھے اور گاؤں کے ابتدائی تعلیم یافتہ افراد میں سے تھے آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ ریلوے کی ملازمت میں گزارا۔ اسی ملازمت کے دوران آپ کو 1955ء میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔

اس موقعہ پر خاکساران بزرگوں کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے جن کے طفیل میرے والد صاحب کو احمدیت نصیب ہوئی ان میں سے نمبر 1 حضرت میاں روشن الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ہیں جو میرے ابا جان کی والدہ صاحبہ کے ماموں تھے اور انکی وجہ سے ہماری دادی اماں کو گاہے گاہے اپنے اس ماموں کو ملنے قادیان جانا پڑتا اس کے بعد میرے نانا حضرت مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب تھے جو ابتدائی واقفین زندگی اور تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں سے تھے ان کی رہائش ابتداءً قادیان میں تھی جب غیر احمدیوں میں رشتہ ناطہ کی اجازت تھی ان دنوں ان کی شادی اپنی پھوپھو کے ہاں ہوئی اور جب میری نانی اماں قادیان گئیں تو ان کو کئی مرتبہ حضرت مسیح موعود خواب میں ملے اور فرمایا ''میرے شہر میں آئی ہو تو میری بیعت بھی کرو'' آخر انہوں نے اپنے سسر جو ان کے ماموں تھے سے اس خواب کا ذکر کیا انہوں نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دکھائی اور یوں میری نانی اماں احمدیت میں داخل ہوگئیں میرے والد صاحب بھانجا ہونے کے ناطے قادیان میں اپنی خالہ کے پاس آتے جاتے رہتے تھے مگر احمدیت کی طرف رجحان نہ تھا جب انہوں نے اپنی سروس شروع کی پاکستان بننے کے بعد تو ان دنوں مہتہ سوجا سٹیشن پر متعین ہوئے اس سٹیشن سے قریبی کئی دیہات کے احمدی آتے جاتے تھے اور ان سے مذہبی گفتگو ہوتی رہتی تھی اس سٹیشن سے میرے والد صاحب کی سروس کے دوران کئی مرتبہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب اور ان کے برادران بھی داتہ زید کا سے بذریعہ تانگہ آکر گاڑی پر سوار ہوئے اور انہیں خدمت کا موقع ملا۔اس حلقہ کے معلم جو ان دنوں مکرم حکیم علی احمد صاحب تھے ان کی میرے نانا جان کے ساتھ اس طرح دوستی تھی کہ ایک دوسرے کو بھائی جی کہا کرتے تھے نانا جان نے ان کو کہا کہ میرے بھانجے کو دعوت الی اللہ کریں چنانچہ ان کو اس سلسلہ میں بڑی دعائیں اور دعوت الی اللہ کی توفیق ملی یہ وہی بزرگ ہیں جن کے ذریعہ بیداد پُر ورکاں میں بڑی تعداد میں زمیندار طبقہ سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔

1955ء میں میری نانی جان کی وفات پر میرے والد اپنے خالو جن کو وہ ماموں کہتے تھے کے پاس گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے بیعت کر کے لوٹے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی استقامت عطا کی کہ خاکسار نے خود 1974ء کے حالات میں دیکھا کہ ان کے خاندان کے بوڑھے مرد اپنی دستاریں اتار اتار کر ان کے پاؤں پر رکھتے تھے اور عورتیں دوپٹے ڈال کر کہتیں کہ ہماری عزت رکھ لو اور اپنے بچوں کو نہ مرواؤ اور احمدیت چھوڑ دو مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی استقامت دی اور آپ ڈٹے رہے آخر مرید کے سے ربوہ ہجرت کر کے آگئے ان پُر آشوب دنوں میں آپ کئی احمدیوں کو جو وہاں رہ گئے تھے سبزیاں اور دیگر ضروریات زندگی پہنچا دیا کرتے تھے اور دفتر کو بھی ان کے احوال سے مطلع رکھتے تھے۔

ان دنوں مرحوم کے قتل کا منصوبہ بھی غیر احمدیوں نے بنایا مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان کر دیا کہ میرے والد صاحب اس سے محفوظ رہے۔ ہوا یوں کہ والد صاحب اپنے ایک دوست کے ساتھ جو انجن کا ڈرائیور تھا رات کو مرید کے آتے تھے ایک رات آئے تو دو آدمی اس منصوبہ کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے اور اتفاق سے وہ انجن کے سامنے تھے والد صاحب اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اس نے یہ باتیں سن لیں ''ابو اترنا چاہتے تھے اس نے اشارہ سے سمجھا دیا کہ میں آپ کو آگے جا کر اتار دوں گا ابھی نہیں چنانچہ اس نے ایک کلومیٹر باہر جا کر اتارا اور سارا قصہ بھی کہہ سنایا کہ وہاں کیوں نہیں اترنے دیا بہرحال اللہ تعالیٰ نے آپ کو دشمن کے شر سے اس طرح محفوظ رکھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اور پہلے متعدد مرتبہ آپ قادیان گئے، قادیان جانے وہاں رہنے اور دعائیں کرنے کا آپ کو اس قدر شوق تھا کہ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ کاش ہر سال ان کو موقعہ مل جاوے گزشتہ سال 2008ء میں بھی آپ نے جو درخواست دی یہ اس کے آخری الفاظ میں سے چندیوں تھے ''خاکسار کی قادیان جانے کی انتہائی خواہش ہے اگر زندگی نے وفا کی دیار حبیب میں ہو آؤں گا مہربانی کر کے میری درخواست منظور فرماویں''۔

آپ جب بھی مرکز میں آتے دارالضیافت ایک دفعہ ضرور کھانا کھانے جاتے تھے اور کئی دفعہ تبرک کے طور پر گھر پر بھی روٹیاں لے جاتے اور پھر شیخوپورہ میں محلّہ ناصر آباد میں جہاں کئی احمدی احباب رہتے ہیں ان کے گھروں میں تھوڑی تھوڑی روٹی تبرکاً دے کر آتے۔ نظام سلسلہ، کارکنان سلسلہ اور واقفین زندگی سے بڑی محبت سے پیش آتے تھے اپنی سروس کے دوران جہاں بھی گئے اپنی قریبی جماعت سے رابطہ رکھا اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کے بعد سات بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا ہماری دو بہنیں احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہماری بڑی والدہ سے تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب بہن بھائی احمدی ہیں۔ میرے والد صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 79 سال کی عمر پائی اور اپنی تیسری نسل کو دیکھنے کی مولیٰ کریم نے توفیق دی آپ پڑنانا بن کر مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہوئے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے عقد ثانی کیا بعدہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بڑی والدہ صاحبہ کو 1965ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے دی اور مکرم والد صاحب کو بچوں کی جو فکر تھی وہ بھی ختم ہوگئی۔

محترم والد صاحب کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ بھی بڑے پیار اور محبت کا تعلق تھا آپ بتایا کرتے تھے کہ جب اس عاجز کی ولادت ہوئی تو حضرت میاں صاحب لاہور میں مقیم تھے میرے والد صاحب اپنی سروس کی وجہ سے بادامی باغ میں کام کر رہے تھے ان کو جب اطلاع ملی تو نام رکھوانے کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ملنے چلے گئے انہوں نے اطلاع دینے پر مبارکباد دی اور فرمایا ''آپ یعقوب ہیں بچے کا نام یوسف رکھ لیں'' چنانچہ میرا نام محمد یوسف تجویز ہوا۔

محترم والد صاحب جلسہ ہائے سالانہ پر آنے کا اور بچوں کو ساتھ لانے کا بڑا اہتمام کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بچے سلسلہ سے تعلق رکھیں خاکسار کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے میرے میٹرک کے دوران ہی لکھ دیا تھا کہ بچے کا نتیجہ آنے پر جامعہ میں بھیج دیں چنانچہ ایسا ہی کیا جامعہ میں میری ضروریات کا ہمیشہ خیال رکھا اور جب مربی بن گیا تو اگرچہ آپ ریٹائر ہو گئے تھے اور دیگر کوئی وسیلہ آمد کا نہ تھا مگر کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جب ملنے جاتا تو کچھ رقم دے دیتے کہ بچوں کے لئے کچھ لے جانا میرے زندگی وقف کرنے پر بڑے خوش تھے اور ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ وقف کو عمدگی سے نبھاؤ اور خدمت دین میں خواہ جان بھی قربان کرنی پڑے تو دریغ نہ کرنا۔ الحمدللہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے رہا ہے کہ اپنے والد بزرگوار کی نصیحت پر حتی المقدور عمل کروں باللّٰہ التوفیق۔

خاکسار کے سارے بہن بھائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام سے وابستہ ہیں اور جماعت کے تمام نظاموں سے منسلک اس لحاظ سے مکرم والد صاحب سب سے خوش تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے والد صاحب پکے نمازی تہجد گزار اور صبح دیر تک تلاوت کرنے والے تھے نصیحت کا موقعہ ہوتا تو بچوں کو نصیحت کرنے میں عار نہ سمجھتے تھے جماعت کی تاریخ سے بڑی اچھی طرح آگاہ تھے۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سے بڑی بے تکلف دوستی تھی۔ قادیان جاتے تو کئی مرتبہ ان کو جا کر ملتے اور بسا اوقات ایسے بھی ہوا کہ کھانے کا وقت ہوا تو میاں صاحب نے روک لیا اور اکٹھے کھانا کھایا اس کا ذکر انہوں نے کئی مرتبہ آ کر کیا۔ ربوہ میں ناظر صاحب خدمت درویشان سے بھی بڑے پیار کا تعلق تھا۔ جب تک صحت تھی قادیان جانے پر لوائے احمدیت کا پہرہ دینے کی ڈیوٹی ضرور دیتے اور نشانی کے طور پر کئی مرتبہ اس ڈیوٹی کی تصویر بھی بنوا کر لاتے۔ ڈیوٹی باقاعدہ رومال پہن کر جوانوں کی طرح لٹھ ہاتھ میں پکڑ کر دیتے تھے۔ جس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قادیان تشریف لے گئے تھے اتفاق سے مکرم والد صاحب اور والدہ صاحبہ کا ویزہ بھی لگ گیا تھا رش کی وجہ سے ملاقات میں معانقہ نہ ہوسکا تو حضور سے ملاقات کے آخر پر کہہ دیا حضور اس دفعہ ملاقات میں کوئی کمی رہ گئی ہے حضور سمجھ گئے حضور ملاقات کے آخر پر کھڑے ہوئے اور شرف معانقہ بخشا (واضح رہے کہ مکرم والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے خدام الاحمدیہ کے زمانے سے بے تکلف تھے۔) پھر فرمانے لگے یعقوب صاحب اب خوش ہیں اس پر مکرم والد صاحب نے عرض کی حضور خوش، رج وج گیا اے۔ اس پر حضور بڑا خوش ہوئے اور مسکرا دیئے اس سال مکرم والد صاحب کا معمول تھا کہ فجر کے فوراً بعد مکرمہ والدہ صاحبہ کو لے کر بہشتی مقبرہ کی راہ پر حضور کی زیارت کے لئے جا کھڑے ہوتے حضور ہر روز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ میں تشریف لے جاتے تھے اور زیارت کا موقعہ ڈھونڈھنے والوں کو یوں موقع مل جاتا تھا اس موقع کی تاڑ میں رہنے والے میرے والد صاحب بھی تھے۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہم تمام بہن بھائیوں کو فی الواقع سلسلہ کا وفادار خدمت گزار اور بزرگوں کی روایات کو زندہ رکھنے والا بناوے۔

اللہ کے عفو کی کوئی حد نہیں

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

ایک شرابی نشہ کی حالت میں مسجد کے حجرے میں گھس گیا اور رو رو کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار مجھے بہشت میں لے جانا۔ مسجد کے موذن نے اس کا گریبان پکڑ کر کہا کہ اے ناپاک کتے مسجد میں تیرا کیا کام تو نے کون سی نیکی کی ہے کہ بہشت کا طلبگار ہے۔ شرابی رو پڑا اور کہا کیا تجھے اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ایک گنہگار اللہ کے لطف و کرم کا امیدوار ہو۔ میں تجھ سے تو مغفرت نہیں چاہتا۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور خدا دستگیر ہے۔ مجھ کو تو شرم آتی ہے کہ میں رب کریم کے عفو کے مقابلہ میں اپنے گناہ کو بڑا سمجھوں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم رفیق مبارک میر صاحب نائب وکیل تعمیل وتنفیذ تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم میر احمد محمود طاہر صاحب نائب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے (فوٹوگرافی) کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ایشال دعا طاہر تجویز ہوا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم میر مبشر احمد طاہر صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ پسرور کی پہلی پوتی اور مکرم اعجاز احمد طارق صاحب زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ کی پہلی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت، درازی عمر اور نیک قسمت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ دارالصناعہ

دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ 3۔ ووڈ ورک (کارپینٹر) 4۔ ویلڈنگ وسٹیل فیبریکیشن 5۔ جدید باغبانی

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن 2۔ جنرل الیکٹریشن 3۔ پلمبنگ 4۔ کمپیوٹر کورس 5۔ ڈرائیونگ

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ رفون نمبر 047-6002033 اور 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کلاسز کا آغاز یکم جولائی 2009ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ تمام طلباء جو ادارہ ہذا سے کورسز مکمل کر چکے ہیں ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے حاصل کر لیں۔ (نگران دارالصناعہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ امۃ الودود صاحبہ زوجہ مکرم رانا مبشر احمد خان صاحب ساکن مکان نمبر 227-A، PCSIR فیز I لاہور کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت کو فوراً اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمایاں کامیابی

مکرمہ لبنیٰ وقاص صاحبہ صدر حلقہ گلریز راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

مکرمہ نمرہ احمد صاحبہ بنت مکرم بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر طاہر احمد صاحب نے بیکن ہاؤس سکول سسٹم سے 2008ء میں اے لیول کے امتحان میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور چار "A" گریڈ حاصل کئے۔ سکول کی جانب سے غیر معمولی کارکردگی دکھانے پر عزیزہ کو سند امتیاز اور گولڈ میڈل دیا گیا ہے۔ موصوفہ مکرم محمد شریف صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم آغا حمید اللہ خان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور نے دوسالہ بیچلرز ہولڈر کیلئے بی ایس سی (آنرز) ان اپلائیڈ مینجمنٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 2009ء ہے داخلہ ٹیسٹ 5 جولائی 2009ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ اور فون نمبر ملاحظہ کریں۔

042-9213351

(www.gcumsd.edu.pk)

فاؤنڈیشن یونیورسٹی راولپنڈی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ بی ایس (ٹی ای) بی بی (ایس ای) ایم ایس (سی ایس) پی ایچ ڈی (سی ایس) بی بی اے آنرز، ایم بی اے، ایم فل، پی ایچ ڈی (مینجمنٹ سائنسز) پی ایچ ڈی (ایجوکیشن) ایم فل (ایجوکیشن) ایم ایڈ، بی ایڈ، ایم اے انگلش، ایم ایس سی اپلائیڈ سائیکالوجی، ایم ایس سی (اکنامکس) ایم اے فائن آرٹس، بی اے آنرز ان کمپیوٹر آرٹس، انگلش لٹریچر، کامرس، ماس کمیونیکیشن، ایجوکیشن، سائیکالوجی داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 اگست 2009ء ہے مزید معلومات کیلئے فون نمبر 051-5790361 اور ویب سائٹ www.fui.pk ملاحظہ کریں۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ اپلائیڈ سائنسز اسلام آباد نے بی ایس الیکٹریکل انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جولائی 2009ء ہے۔ جبکہ داخلہ ٹیسٹ 9 اگست 2009ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر : 051-2207380 اور ویب سائٹ www.pieas.edu.pk ملاحظہ کریں۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس اسلام آباد نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ ایم ایس سی (اکنامکس، پاپولیشن سائنسز، اکنامیٹرکس اینڈ سٹیٹسٹکس) ایم بی اے، ایم ایس (انوائرمینٹل اکنامکس) ایم فل ان اکنامکس، پی ایچ ڈی ان اکنامکس درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 جولائی 2009ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ 8، 9 اگست کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 051-9248091 اور ویب سائٹ www.pide.org.pk ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف لاہور نے بیچلرز اور ماسٹرز پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17 جولائی 2009ء ہے مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 042-7515460-7,5321456 اور ویب سائٹ www.uol.edu.pk ملاحظہ کریں۔

محمد علی جناح یونیورسٹی کراچی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ i۔ بی بی اے (مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، فنانس، بینکنگ اینڈ فنانس) ii۔ ایم بی اے (مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، فنانس بینکنگ اینڈ فنانس) iii۔ بی ایس (ٹیلی کمیونیکیشن، کمپیوٹر سائنس) درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 3 جولائی 2009ء ہے۔ جبکہ داخلہ ٹیسٹ 5 جولائی 2009ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 021-111-87-87-87 اور ویب سائٹ www.jinnah.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

سول ایوی ایشن اتھارٹی کو مختلف ڈیپارٹمنٹ میں مینیجرز درکار ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جولائی 2009ء ہے۔ درخواستیں بنام جنرل مینیجر ایچ آر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

پاکستانی کمرشل بینک کو ایگزیکٹو ڈیٹا بیس آفیسر اور کریڈٹ اور انالیسٹ درکار ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 2009ء ہے۔

خوشحالی بینک لمیٹڈ کو High Caliber Professional درکار ہے۔ رابطہ کیلئے www.khushhalibank.com.pk

پاکستان نیوکلر ریگولیٹری اتھارٹی اسلام آباد کو پرنسپل انجینئر اور پرنسپل سائنٹیفک آفیسر درکار ہیں۔ درخواستیں 6 جولائی 2009ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں۔ رابطہ کیلئے P.O. Box No 3255 اسلام آباد۔

نوٹ تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 21 جون 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

حضرت میاں اسمٰعیل صاحب سرساوہ رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: ابتدائی زمانہ

وفات: 25 جون 1944ء

حضرت محمد اسمٰعیل سرساوی حضرت پیر سراج الحق نعمانی جمالی سرساوی کے ہموطن اور شاگرد تھے۔ پیر جی سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ چونکہ تخم سعادت دل میں تھا۔ دعائیں کرتے رہتے جو کارگر ہوئیں اور خدا تعالیٰ نے راہ راست دکھا دی اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا کی۔ 1894ء میں قادیان آگئے تھے۔ حضرت پیر سراج الحق نعمانی کے ذریعہ بیعت کی۔ حضرت اقدس کے زمانہ میں نداء کہنے کی توفیق ملتی رہی۔ بحیثیت استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول آپ کو تعریفی کلمات سے نوازا گیا۔

ایک دن سورۃ الکافرون کی حضرت پیر صاحب سے تفسیر سن کر آپ کی آنکھیں کھل گئیں۔ آپ حضرت اقدس کی باتیں اور کلمات طیبات کو شوق سے سنتے تھے۔

کچھ عرصہ بعد قادیان چلے آئے اور اکثر حضرت اقدس کے پس پشت بیٹھ کر کندھے، گردن اور بازو دبایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور مولانا برہان الدین جہلمی کے ایسا کرنے سے منع کرنے پر آپ نے حضرت اقدس سے پوچھ لیا کہ آپ کو اس سے تکلیف تو نہیں ہوتی فرمایا ہمیں تمہارے اخلاص اور عقیدت سے دبانے سے آرام پہنچتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل ابن حضرت سید میر ناصر نواب اور میاں محمد اسمٰعیل مل کر اکثر حضرت اقدس کی خدمت میں جاتے تو آپ دیکھ کر فرماتے "اسمٰعیلین" پھر یہ دونوں آپ کے پائے مبارک دبانے بیٹھ جاتے۔

حضرت اقدس نے آپ کا ذکر تحفہ قیصریہ اور کتاب البریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی میں شریک اور پُرامن جماعت کے ضمن میں ذکر فرمایا ہے۔

25 جون 1944ء کو قادیان میں آپ کی وفات ہوئی۔

ضرورت سپروائزر

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو اپنے Patient Cook House کیلئے فوڈ سپروائزر کی ضرورت ہے ایسے افراد جو کسی ہسپتال ریسٹورنٹ میں فوڈ سپروائزر کا کم از کم 2 سالہ تجربہ رکھتے ہوں اور جماعتی خدمت کا شوق بھی ہو اپنی درخواستیں صدر محلّہ سے تصدیق کروا کر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ انتظامیہ میں جلد از جلد رابطہ کریں۔

(ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام

رحیم جیولرز

047-6215045 ریلوے روڈ ربوہ

خبریں

17ویں ترمیم ختم کرنے کیلئے پارلیمانی کمیٹی قائم

سپیکر قومی اسمبلی فہمیدہ مرزا نے 17ویں ترمیم کے خاتمے اور آئینی اصلاحات کیلئے پارلیمنٹ کی 27 رکنی خصوصی کمیٹی تشکیل دے دی ہے جس میں سینٹ اور قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر سمیت تمام پارلیمانی جماعتوں کی نمائندگی شامل ہے۔ سپیکر نے کہا کہ کمیٹی اپنے سربراہ کا تقرر خود کرتے ہوئے تمام فیصلے متفقہ طور پر کرے گی، ملک میں جمہوریت پٹڑی پر چل پڑی ہے جس کو ہر صورت مستحکم کیا جائے گا۔

بیت اللہ محسود کے مخالف کمانڈر قاری زین الدین قتل

بیت اللہ محسود کے مخالف کمانڈر قاری زین الدین محسود کو ان کی رہائش گاہ پر گارڈ نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا جبکہ فائرنگ سے قاری زین کا ایک ساتھی زخمی اور حملہ آور فرار ہو گیا۔ قاری زین الدین محسود کے بھائی قاری مصباح الدین کو تحریک طالبان عبداللہ محسود گروپ کا نیا امیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

چیف جسٹس کا بجلی کی قیمتوں میں مجوزہ اضافے پر ازخود نوٹس

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے بجلی کے نرخوں میں 17 فیصد مجوزہ اضافے، مشرف کے فارم کو سستی بجلی کی فراہمی اور گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کرنے سمیت دیگر معاملات کے 4 از خود نوٹس لے لئے ہیں۔ بجلی کی قیمتوں کے حوالے سے چیئرمین واپڈا، نیپرا اور دیگر کمپنیوں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 6 جولائی کو طلب کر لیا گیا ہے۔

پنجاب میں بھی گریڈ 16 تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں 20 فیصد اضافہ

صوبائی وزیر خزانہ تنویر اشرف کائرہ نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے اعلان کی روشنی میں پنجاب حکومت بھی گریڈ ایک سے سولہ تک کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 کی بجائے 20 فیصد اضافہ کرے گی اور 10 سال یا اس سے قبل ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن بھی 20 فیصد بڑھے گی۔

ایران میں تبدیلی کی ہوا چل پڑی ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ ایران میں تبدیلی کی ہوا چل پڑی ہے اور حالات تبدیل ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ ادھر ایران کی شوریٰ نگہبان نے اپوزیشن کی جانب سے انتخابات کے نتائج منسوخ کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ ترجمان شوریٰ نگہبان عباس علی نے کہا ہے کہ انتخابات میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی اور انتخابات کے نتائج ملتوی نہیں کئے جائیں گے۔

☆......☆......☆

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

☆......☆......☆

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پونے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 25 جون

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	6:02
زوال آفتاب	1:11
غروب آفتاب	8:20

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

بجلی کا نعم البدل
جنریٹر، جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا ڈاکٹر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road | Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

گریس فارما پاکستان
مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
0300-8454327 جوہر ٹاؤن لاہور 91-All
www.icci.org.pk/icp/basit@icpp.icci.org.pk

FD-10

حب مفید اٹھرا اٹھرا کے مریضوں کیلئے مجرب نسخہ
اس اہم نسخہ کی تھوک اور پرچون کی خریداری کیلئے رجوع فرمائیں
دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ
حکیم منور احمد عزیز
0476214029
03346201283

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمے بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنتیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

SUZUKI
MINI MOTORS
40 Years of Success
Authorized Dealer
Pak Suzuki Motor Co. Ltd.
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.
Tel: 5873384 - 5712119
www.minimotors.pk